



سوال

(233) سجدے سے سر اٹھاتے ہے رفع الیدین؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک شخص سنن نسائی، الیوداؤد، ابن ماجہ، دارقطنی، مسند احمد، جزو رفع الیدین للبخاری رحمہ اللہ، طبرانی، بیہقی، صحیح ابی عوانہ، البویلی، ابن ابی شیبہ، مصنف عبدالرزاق اور تلخیص البیہر کی احادیث کی بنا پر سجدے میں جاتے ہوئے اور بین السجدتین (پہلے سجدہ سے سر اٹھاتے ہوئے) اچیانارفع الیدین کرتا ہے۔

(۱) مانعین مصیب ہیں یا عامل؟ (۲) کیا یہ حدیث صحیح ہے؟ (۳) اگر صحیح ہے تو اس زمانے میں متروک العمل کیوں ہو چکی ہے؟ (۴) اگر مجروح ہے تو سنن نسائی کی دو روایتوں (جو من طریق شعبہ اور سعید بن ابی عروبہ مروی ہیں) ان پر کیا جرح ہے؟ مہم جرح نہ ہو۔ اصل بنا انہی دو حدیثوں کو وہ شخص قرار دیتا ہے۔ باقی سب روایات ان ہی کی تائید میں ہیں۔ عام اس سے کہ صحاح سے یا ضعاف سے (۵) رفع الیدین منسوخ ہو چکی ہے؟ (۶) اگر منسوخ ہو چکی ہے تو حدیث ناسخ مع الاسناد تحریر فرمادیں؟ (۷) اگر منسوخ نہیں ہوئی تو کون کون سے صحابہ اس پر عامل تھے؟ (۸) اور کون کون سے تابعین اس طرف گئے؟ (۹) کیا اس کے عامل کی اقتداء میں نماز درست ہو سکتی ہے؟ (۱۰) کیا اس کو مردہ سنت قرار دیا جاسکتا ہے؟ (۱۱) جو شخص اس کو زندہ کرے وہ من اجی سنتی الحدیث کا مصداق ہو سکتا ہے؟ (۱۲) جو شخص اس فعل سے ناراض ہو کر اس کی مخالفت کرے، روافض وغیرہ فریق مبتدعہ کے ساتھ تشبیہ دے۔ اس کا عند الشرع کیا حکم ہے؟ ینو بالسنۃ والکتاب لابقوالی العلماء ذوی الاقتساب توجروا عند اللہ یوم الحساب (نوٹ) جواب ازراہ کرم بالترتیب نمبر دار مفصلاً مع حوالہ مکمل تحریر فرمائیں۔

المستفتی ابو حفص العثماني الداجلي ازملتان - مخلص آباء جامع اہل حدیث ۱، ۲، ۳، ۶۳

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیح السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

۱: عامل رفع بین السجدہ پر جو دائمیہ عمل رکھے مصیب نہیں ہے۔ کیوں کہ آنجناب ﷺ سے اس پر ادا امت نہیں ہے۔ وکان لا یفعل ذک فی السجود اس کا مخطی ہونا ثابت کرتا ہے اور مطلقاً نفع جو ہو وہ بھی حق پر نہیں ہے۔

۲: حدیث بذا صحیح ہے۔ متروک العمل نہیں ہے۔

۳: عامل بالسنۃ لوگ وقتاً فوقتاً جن کو اللہ تعالیٰ نے یہ توفیق دی ہے۔ اس پر عمل کرتے ہیں۔

۴: جہاں تک مجھ کو معلوم ہے ان دونوں احادیث میں سے کسی حدیث پر کوئی جرح نہیں ہے۔

۵: اس حدیث کا کوئی ناسخ اس وقت تک نظر نہیں آیا۔

۶: اوپر جواب آچکا ہے۔

۷: بعض صحابہ نے اس پر عمل کیا ہے اور اسی طرح بعض تابعین نے بھی۔

۸: اوپر جواب آچکا ہے۔

۹: نمازیلے امام کے پیچھے بلا نکیر جائز ہے۔

۱۰: مردہ سنت اسے کہتے ہیں جس کا کوئی عامل نہ ہو اور اس سنت پر عمل رہا ہو۔

۱۱: اوپر جواب آچکا ہے۔

۱۲: اس فعل پر ناراض ہونے والا غالی ہے۔ اور محب سنت نظر نہیں آتا۔

بِذِوَاللَّهِ الْعَلَمِ مُحَمَّدٌ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بِقَلَمِ مُحَمَّدٍ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ

جواب سوال (۱): عامل رفع الیدین عند اعادة السجود بین السجودین مصیب ہے۔ اور مانع مخفی لان المنع وقع علی الامر المشروع وکل منع وقع علی الامر المشروع فهو خطای۔

جواب سوال (۲): بلا شک حدیث صحیح ہے۔ فتح الباری ملاحظہ ہو۔

جواب سوال (۳): یہ حدیث تغافل یا تسامح کی وجہ سے متروک العمل ہوئی۔ ورنہ کوئی وجہ ترک کی نہیں۔

جواب سوال (۴): اس حدیث میں سوائے ہمہ لیس قتادہ کے اور کوئی جرح نہیں، لیکن شعبہ کے قول سے یہ ہمہ لیس مرتفع ہے۔ شعبہ کی عادت تھی کہ قتادہ سے مدس حدیث کو روایت نہیں کرتا تھا۔

جواب سوال (۵): یہ رفع یدین منسوخ نہیں بلکہ یہ نبی ﷺ کا آخری عمر کا فعل ہے۔ کیونکہ اس کا راوی مالک بن الحویرث مدینہ طیبہ میں حضور علیہ السلام کی آخری عمر میں داخل ہوا ہے۔ اور اس کے بعد کوئی ایسی حدیث صریح نہیں آئی ہے جس سے نسخ ثابت ہوا۔ احتمالات سے نسخ ثابت نہیں ہوتا۔ بلکہ ابن عمر کا اس رفع کو قبول کرنا بعد روایت منع رفع الیدین عند السجود اول دلیل ہے کہ رفع بعد منع وارد ہوا ہے۔

جواب سوال (۶، ۷، ۸): اس رفع یدین کے عامل صحابہ کرام سے ابن عمر و ابن عباس اور تابعین سے طاؤس اور نافع اور عطاء مجھے معلوم ہیں۔ باقی صحابہ کی موافقت معلوم نہیں تو مخالفت بھی کہیں مروی نہیں۔ علاوہ بریں حدیث بنفسہ مختار عمل عامل نہیں ہوتی۔

قال الشافعی فی الام فاذا کان الحدیث عن رسول اللہ ﷺ لا مخالفت له عنه وكان یروی عن رسول اللہ ﷺ حدیث موافقه لم یزده قوة و حدیث رسول اللہ ﷺ مستغن بنفسه وان كان یروی عن رسول اللہ ﷺ حدیث مخالفت له لم یخالفه و حدیث رسول اللہ ﷺ اولی ان یؤخذ به اه

جواب سوال (۹): بلا شک اس رفع یدین کے عامل کے پیچھے اقتداء جائز ہے۔ اقتداء کو ناجائز کہنے والا جاہل اور اسرار شریعت سے محروم۔

جواب سوال (۱۰، ۱۱): بلا شبہ اس کا عامل محی السنۃ المتیۃ ہے اور مستحق اجر و شہید کا ہے۔ کما ورد فی الحدیث۔



جواب سوال (۱۲): جو شخص اس کی مخالفت کرے اور اس رفیع دین سے ناراض ہو اور اس کے عامل کو فرقہ بندی سے تشبیہ دے۔ باوجودیکہ اس کو یہ حدیث صحیح بھی معلوم ہے تو وہ شخص معاند حق ہے۔

وقد قال الله تعالى ومن يشاقق الرسول من بعد ما تبين له الهدى ويتبع غير سبيل المؤمنين فاولئك ما تولي ونصله جحيم وساءت مصيرا۔

هذا ما عندي والله سبحانه وتعالى اعلم بالصواب

حرره محب السنة ابو محمد عبدالحق العمرى المحمدى عنى عنه من رياست بہاولپور

الصحیح انہ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قد فعله مرة وترکہ اخرى فلا یتالی انہ بدعتہ بل ہوسنتہ

العبد: فیض الکریم سندھی از یاروشاہ سندھ ضلع نواب شاہ

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 04 ص 304-307

محدث فتویٰ